رسالہ "حنفیت اور مرزائیت" کے جواب میں

علماءِ اہلحدیث کے نام ؟

کھلا خط

مرتبہ

مولانا ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبد الحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

قادری کتب خانہ
قیمت
١٥/-

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سیالکوٹ شہر کے غیر مقلدین وہابیوں کے جامعہ ابراہیمیہ نے ایک کتاب "حنفیّت اور مرزائیت" شائع کی۔ بڑی مشکل سے کتاب دستیاب ہوئی۔ ٹائیٹل پر مصنّف مولوی عبدالغفور صاحب اثری ظاہر کیا گیا ہے، کتاب کی تصدیر حافظ اسماعیل صاحب اسد مہتمم دارالحدیث پل ایک سیالکوٹ تقدیم حافظ ساجد میر صاحب ایم۔ اے ناظم اعلیٰ جمعیّت اہلحدیث سیالکوٹ پیش لفظ مولوی محمّد علی صاحب جانباز مہتمم جامعہ ابراہیمیہ و امیر جمعیّت اہلحدیث ضلع سیالکوٹ کے قلم سے ہے۔

مصنّف نے کتاب کا آغاز صفحہ ۳۱ سے، اور صفحہ ۲۲۴ پر اختتام ہے یعنی مصنف کے تحریر کردہ کل ۱۹۳ صفحات ہیں۔

کتاب کے صفحہ ۱۴ پر تصدیر میں حافظ اسماعیل صاحب اسد مہتمم دارالحدیث پل ایک سیالکوٹ رقمطراز ہیں، کہ

اللہ تعالیٰ بھلا کرے ہمارے دوست مولانا عبدالغفور اثری صاحب کا جنہوں نے "وہابیّت اور مرزائیت" کے جواب میں حقیقت حالی کی کشائی

لہ اس میں حنفیوں کو مرزا قادیانی کا پیر بھائی قرار دیا ہے۔

کرتے ہوئے "حنفیت اور مرزائیت" کے نام سے معلومات کا ایک قیمتی اور مدلل ذخیرہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا ہے۔

حافظ اسماعیل صاحب اسد کی اس تحریر سے عیاں ہے کہ حنفیت اور مرزائیت فقیر کے کتابچہ "وہابیت اور مرزائیت" کا جواب ہے[1]۔ لیکن مولوی عبدالغفور صاحب اثری نے اپنی ۱۹۳ صفحات پر مشتمل کتاب میں "وہابیت اور مرزائیت کا جواب کس صفحہ پر لکھا ہے۔ اگر ہے تو وہ صفحہ پیش کریں۔

فقیر کا کتابچہ "وہابیت اور مرزائیت" صفحہ ۸ سے ۶۰ صفحہ تک ہے اس کی سرخیاں جو ہیں وہ پیش خدمت ہیں۔ یہی وہابیت اور مرزائیت کا خلاصہ سمجھ لیں۔

(۱) صفحہ ۸ امام الوہابیہ ثناءاللہ امرتسری کے نزدیک مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے۔ (۲) ثنائی فتوے۔ (۳) صفحہ ۱۱ وہابیوں نے ایسا کیوں کیا؟ (۴) وہابیوں میں تقلید سرایت کر گئی۔ (۵) صفحہ ۱۴ عبدالجبار غزنوی ابن قیم کے مقلد تھے۔ (۶) صفحہ ۱۵ مجلس عمل ختم نبوت کا اجلاس۔ (۷) صفحہ ۱۷ ثنائی تحریر۔ (۸) صفحہ ۱۸ عبدالجبار غزنوی کا دبے لفظوں میں اعلان۔ (۹) صفحہ ۱۹

---

[1] مولوی محمد علی جانباز مہتمم جامعہ ابراہیمیہ و امیر جمعیت اہلحدیث ضلع سیالکوٹ نے اپنے پیش لفظ میں لکھا ہے کہ "عاجز کی خواہش پر جناب مولانا عبدالغفور صاحب اثری نے زیر نظر رسالہ مرتب کیا۔"

(۹) صفحہ ۱۹، کوٹلی لوہاراں میں وہابی مولوی کا اقرار کہ میں نے جھوٹی قسم اُٹھائی ہے۔ (۱۰) صفحہ ۲۲، کوٹلی کے وہابیوں نے اپنے مولویوں کو چھٹی کیوں دی؟ (۱۱) صفحہ ۲۳، سیالکوٹی وہابی مولولوں کی چال، (۱۲) صفحہ ۲۴ مرزائی کے پیچھے نماز جائز ہے' کی تائید میں وہابی مولویوں کا فتوٰے۔ (۱۳) صفحہ ۲۵ مولوی عنایت اللہ اثری وزیرآبادی نے عمل بھی کر دکھایا۔ (یعنی مرزائی کے پیچھے نماز پڑھی۔ (۱۴) صفحہ ۲۷ محمد حسین بٹالوی کا فتوٰے ثناء اللہ مرزائی ہے۔ (۱۵) صفحہ ۲۸ ثناء اللہ مرزائی ہے۔ (۱۶) صفحہ ۲۹ ثناء اللہ کی جماعت میں مرزائیت کا شعبہ موجود ہے۔ (۱۷) صفحہ ۲۹ مولوی عبدالواحد غزنوی کا مرزائیوں کو امرتسری سے اچھا سمجھنا، (۱۸) صفحہ ۲۹ ثناء اللہ مرزائی ہے۔ (۱۹) صفحہ ۳۰ محمد حسین بٹالوی کا خود اپنا کردار، (۲۰) صفحہ ۳۲ تنظیم شبان اہلحدیث سیالکوٹ کا سفید جھوٹ، (۲۱) صفحہ ۳۳ ثناء اللہ امرتسری کی گواہی، (۲۲) صفحہ ۳۴ تنظیم شبان اہلحدیث سیالکوٹ کا عقیدہ کفریہ، (۲۳) صفحہ ۳۴ خود ساختہ آیت، (۲۴) صفحہ ۳۵ مرزا قادیانی کو انگریزی میں الہام، (۲۵) صفحہ ۳۶ عربی میں الہامات، (۲۶) صفحہ ۴۳ دیوبندیوں کے مولوی محمد میاں صاحب کی گواہی۔

(۲۷) صفحہ ۴۴ ماسٹر ساجد میر کے دادا جان ابراہیم میر کا بیان۔

(۲۸) صفحہ ۴۵ موجودہ امیر جمعیت اہلحدیث محی الدین لکھوی کا حال۔

(۲۹) صفحہ ۴۶ کوٹلی لوہاراں مغربی میں وہابیہ کی جمعیت کے امیر کی بیوی

مرزائن تھی۔ (۳۰) صفحہ ۴۷ وہابیوں کی مشکل کا حل (مرزائی سے نکاح جائز ہے ثنائی فتوے) (۳۱) صفحہ ۴۷ مرزائی قادیانی اور مرزائیوں کو کافر نہ کہنے والا کافر نہیں ہے۔ (۳۲) صفحہ ۴۸ ڈاکٹر بشارت احمد مرزائی کیلئے مرنے کے بعد دعائے رحمت کرنا۔
(۳۳) صفحہ ۴۹ مرزائیوں کے خلاف وہابی مولویوں نے جلسہ نہ ہونے دیا۔
(۳۴) صفحہ ۵۰ وہابیہ کے غزنوی خاندان کے قادیانیوں سے تعلقات۔
(۳۵) مولوی ثناءاللہ امرتسری کا لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنا۔
(۳۶) عدالت میں مرزائیوں کو مسلمان تسلیم کرنا۔
(۳۷) صفحہ ۵۲ مرزائیوں دجالوں کا دین، (۳۸) صفحہ ۵۳ ثناءاللہ امرتسری کا خط پر تبصرہ۔ (۳۹) صفحہ ۵۳ مرزائیوں سے تعلق۔
(۴۰) صفحہ ۵۳ عبدالجبار غزنوی مرزا قادیانی کے نقش قدم پر۔ (۴۱) مولوی اسمٰعیل غزنوی مرزائی ہے۔ (۴۲) صفحہ ۵۴ وہابی مرزائیوں سے پیچھے نہیں۔ (۴۳) وہابیوں کی جماعت امامیہ جماعت امامیہ کی قادیانی جماعت سے مشابہت۔ (۴۴) صفحہ ۵۶ حکیم نورالدین مرزائی کے انجمن اتحاد المسلمین کا ممبر بننے پر خوشی کرنا۔ (۴۵) صفحہ ۵۷ قادیانی اسلامی فرقہ۔
(۴۶) صفحہ ۵۸ امرتسر کے سب سے پہلے وہابی مرزائی ہو گئے۔ (۴۷) صفحہ ۵۹ محمد حسین بٹالوی کا عدالت میں مرزائیوں پر فتوائے کفر نہ دینا۔

قارئینِ کرام! مندرجہ بالا ۵۹ عنوانات "وہابیت اور مرزائیت" کا خلاصہ ہیں۔ جو کہ اس کتابچہ میں نمایاں سرخیوں میں موجود ہیں۔

مولوی عبدالغفور اثری اور اس کے مویدین اور اکابرین حافظ اسماعیل اسد، مولوی محمد علی جانباز، حافظ ساجد میر میں سے کسی ایک نے بھی اِن کا جواب نہیں دیا۔ اور نہ ہی اس پر بحث کی ہے۔

دُنیا بھر کے وہابیوں کو چیلنج

اَب بھی فقیر اِن کو بلکہ دُنیا بھر کے وہابیوں کو دعوتِ عام دیتے ہُوئے چیلنج کرتا ہے کہ اگر کسی وہابی مولوی میں جرآت ہے تو فقیر کے اِس کتابچہ کا جواب عنوان وار تحریر کرے، اِنشاءاللہ المولیٰ قیامت تک کسی وہابی مولوی کو جرأت نہیں ہوگی۔

مولوی عبدالغفور اثری اور ان کے پُشت پناہ حافظ اسماعیل اسد، مولوی محمدّ علی جانباز اور حافظ ساجد میر صاحبان نے کتاب میں سارا زور مسئلہ تقلید پر دیا ہے۔ اور تقلید کی بُرائی بیان کی ہے۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مرزائیت تقلید کی پیداوار ہے۔

لیکن ان عقل کے اندھوں کو یہ علم نہیں کہ اِس دعوئے میں بھی وہ خود ہی پھنستے ہیں۔ کیونکہ ابنِ تیمیہ جن کو کتاب کے صفحہ ۲۰۸ پر شیخ الاسلام لکھا ہے۔ وہ بھی مقلّد کہلاتے تھے، وہابیوں کے مجدّد اور شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب بھی مقلّد کہلاتے تھے۔ ابنِ قیمؔ بھی مقلّد تھے پھر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جن کو ساجد میر نے اپنی تقدیم میں نامور اہلحدیث عالم اور مولوی محمدّ علی جانباز نے اپنے پیش لفظ میں فخرِ اہلحدیث، امام المناظرین، فاتح حنفیتؔ و مرزائیت حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی

لکھا ہے، وہ بھی اپنے آپ کو اہلحدیث حنفی کہلاتے تھے۔ وہابیوں کے امام المناظرین کی تحریر یہ ہے۔

میاں نذیر حسین دہلوی اور محمد حسین بٹالوی کا اہلحدیث حنفی کہلانا

بٹالوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ

متاخرین سے حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کی اولاد امجاد ہیں۔ جن کا اہلحدیث اور پھر حنفی ہونا ان کی تصانیف سے عیاں ہے حضرت شیخنا وشیخ الکل مولانا سیّد نذیر حسین صاحب شمس العلماء دہلوی بھی ایسے ہی تھی کہ وہ اہلحدیث کے سردار بھی تھے۔ اور حنفی بھی کہلاتے تھے۔ اور حنفی مذہب کی کتب متون و شروح اور فتاوی پر فتوے دیتے۔ ان ہی کی یہ روش ایک مدت مشاہدہ کرکے خاکسار نے رسالہ نمبر ۶ جلد ۲۰ کے صفحہ ۲۰۱ اپنے بعض اخوان اور احباب اہلحدیث کو یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ اگر ان کو اجتہاد مطلق کا دعوے نہیں اور جہاں نص قرآنی اور حدیث نہ ملے وہاں تقلید مجتہدین نے انکار نہیں۔ تو وہ مذہب حنفی یا مذہب شافعی (جس مذہب کے فقہ واصول پر بوقت نص نہ ملنے کے وہ چلتے ہوں) کی طرف اپنے آپ کو منسوب کریں۔ اور اہلحدیث حنفی یا اہلحدیث شافعی کہلائیں، اور خاکسار خود اس مشورہ پر عمل کر چکا ہے۔ مجھ سے کوئی میرا مذہب پوچھتا ہے۔ تو میں یہی کہتا ہوں کہ میں اہلحدیث حنفی ہوں۔

بہت سے اصحاب طبقات نے آئمہ حدیث جامعین صحاح ستہ

امام بخاری وغیرہ کو بھی امام شافعی کے مذہب کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور شافعی قرار دیا ہے۔ (اشاعۃ السنۃ صہ ۲۷، نصیحت نامہ نمبر ۳ جلد ۲۱)

مولوی اسماعیل اسد، جانباز اور ساجد میر صاحبان اپنے امام المناظرین بٹالوی صاحب کی تحریر کو بار بار پڑھیں۔ اور ڈوب مریں۔ ساجد میر کے دادا جان مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے "تاریخ اہلحدیث" صہ ۴۲۵ اور حنفیت اور مرزائیت کے صفحہ ۲۸ پر جب سیّد نذیر حسین صاحب کو محدّث دہلوی اور شیخ الکل لکھا ہے۔ بٹالوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ وہ بھی اہلحدیث حنفی کہلاتے تھے۔ شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی جن کو سردارِ اہلحدیث ثناء اللہ امرتسری نے تمام اہلحدیثانِ ہند کا استاذِ اعلیٰ قرار دیا ہے وہ بھی حنفی تھے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر صہ ۴ ۱۲ فروری سنہ ۱۹۳۷ء)

"حنفیت اور مرزائیت" میں زیادہ زور تقلید پر دیا گیا ہے۔ اور تقلید کو منافیٔ اسلام اور کتاب و سُنّت کے خلاف قرار دیا ہے۔ ان کی اس ساری کوشش کا جواب ان کے ہی مسلّمہ فخر اہلحدیث، امام المناظرین اور فاتح حنفیت مولوی محمّد حسین صاحب بٹالوی کی تحریر سے دینا مناسب ہے۔ ان کے سارے کچا چھٹہ کے لیے بٹالوی صاحب کی یہ چند سطور ہی کافی ہیں۔ بٹالوی صاحب فرماتے ہیں۔

حنفی مذہب کا استدلال احادیث صحیحین میں پایا جاتا ہے

جن ناواقف یا متعصب اہلحدیث کو حنفی مذہب کی نسبت یہ خیال ہے، کہ

وہ حدیث صحیح کے بالکل مخالف ہے۔ وہ لوگ کتاب برہان شرح مواہب الرحمان کو دیکھیں اور انصاف سے کہیں کہ اسمیں احادیث صحیحین سے کس کثرت سے استدلال پایا جاتا ہے۔ الخ

(اشاعۃ السنّۃ صـ۷۹ نصیحت نامہ نمبر ۳ جلد ۲۱)

حافظ اسماعیل اسد، حافظ ساجد میر اور مولوی محمّد علی جانباز صاحبان یہ آپ کے ہی مسلّمہ امام المناظرین، فخر اہلحدیث، نامور عالم اور فاتح حنفیت کی تحریر ہے۔ اب بٹالوی صاحب کو امام المناظرین کہوگے یا کہ امام الجاہلین بٹالوی صاحب کا تیس سالہ تجربہ جو کہ انہوں نے مطلق تقلید سے انکار (غیر مقلدیت) کی وبا میں دیکھا ہے۔ وہ بھی ان ہی کے الفاظ میں ذرا ہوش سے ملاحظہ فرما کر جواب دینے کی جرآت کیجئے، آپ کے ہی بٹالوی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

غیر مقلدیت کا نتیجہ لامذہبی اور الحاد ہے چونکہ جماعت اہلحدیث میں باوجود علم نہ ہونے کے اور اسباب و آلات اجتہاد کے یکسر مفقود ہونے کے یوماً فیوماً اجتہاد بڑھتا جاتا ہے۔ اور مطلق تقلید یا اتباع آئمہ اہلحدیث و جمہور سلف کی بھی پرواہ نہ رہی۔ جس کا انجام و آخری نتیجہ لامذہبی و الحاد یہ خاکسار (بٹالوی) تیس برس کے تجربہ سے مشاہدہ کر رہا ہے۔

(اشاعۃ السنّۃ صـ۲۹۷، نمبر ۱۰ جلد ۲۱)

قارئین کرام! وہابیوں کے امام المناظرین، فخر اہلحدیث بٹالوی صاحب

نے مطلق تقلید کے انکار کا نتیجہ لامذہبی اور الحاد قرار دیا ہے۔

وہابی مولویو! بزعم خود آپکے فاتح حنفیت بٹالوی کے الفاظ کو بار بار پڑھکر ہمت ہے تو جواب دو۔ اگر واقعی فخر اہلحدیث اور امام المناظرین ہیں۔ جیسا کہ خود آپ نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے تو پھر آپ تینوں خود امام الجاہلین ہیں۔

وہابی مولوی امام ابو حنیفہ کے مقلد نہیں خوشامدی مولویوں کے مقلد ہیں۔

یہ مولوی جو کہتے ہیں۔ کہ ہم کسی کے مقلد نہیں۔ یہ بھی ان کی ایک چال ہے حالانکہ وہ خود بھی مقلد ہیں۔ اس حقیقت کو بھی وہابیوں کے مسلمہ امام المناظرین اور فخر اہلحدیث بٹالوی صاحب کے الفاظ میں درج کرتا ہوں پڑھیئے۔ اور ان کی جہالت اور ناعاقبت اندیشی کا اندازہ لگائیے۔ بٹالوی صاحب اپنے وہابیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

آفریں باد بریں ہمت مردانۂ تو!

امام ابو حنیفہ (علیہ الرحمۃ) کی تقلید چھوڑی اور خود غرض خوشامدیوں علماء زمانہ اور جاہل اہل مطابع کی تقلید اختیار کی۔

(اشاعۃ السنۃ صفحہ ۱۸۰ نمبر ۶ جلد ۲۱)

حافظ اسماعیل اسد۔ حافظ ساجد میر اور جانباز صاحبان کے لیے ان کے مسلمہ امام المناظرین کے مندرجہ بالا الفاظ لمحہ فکریہ ہیں۔

"حنفیّت اور مرزائیت" لکھنے والو، اور اسمیں سارا زور تقلید پر لگانے والو۔ فقیر کے کتابچہ "وہابیّت اور مرزائیت" کے صفحہ ۱۳ پر "وہابیوں میں تقلید سرائیت کر گئی ہے"۔ کی نمایاں سُرخی کو ہی پڑھکر اُس کا جواب دے دیتے تو آپ کی جرأت اور علمیّت کا پتہ چل جاتا۔ اسمیں آپ کی کس شخصیّت میں تقلید سرائیت کر گئی ہے کا ذکر ہے وہ ہیں حافظ ساجد میر صاحب کے داداجان مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی، اور الزام دینے والے بھی انہی کی جماعت کے مقتدر عالم مولوی ابوالقاسم[1] بنارسی ہیں۔ جن کا نام خود انہوں نے حنفیّت اور مرزائیت کے صفحہ ۲۸ پر دیا ہے۔ وہ مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کا نام لیکر لکھتے ہیں۔ کہ

عرصہ بعید کی متروک و مردود تقلید برنگ دیگر و طرز جدید ان میں سرائیت کرنے لگی۔ بلکہ پورے طور پر اثر کر گئی ہے۔

(اہلحدیث امرتسر ص۷ ۹ جولائی ۱۹۱۵ء)

---

[1] جن کا ذکر مولوی محمد علی جانباز صاحب نے اپنے پیش لفظ ص۲۸ پر کیا ہے۔ فقیر قادری

ارکین جامعہ ابراہیمیہ، ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث

حافظ ساجد میر اور مہتمم جامعہ ابراہیمیہ

مولوی محمد علی جانباز کو چیلنج

جامعہ ابراہیمیہ کے فنڈ سے کتاب شائع کر کے فنڈ کو ضائع اور بے جا صرف کرنے والو۔ کتابچہ "وہابیت اور مرزائیت" کا جواب لکھنے کی اگر جرأت اور ہمت ہے تو اپنے دادا جان اور امام العصر مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کی پوزیشن واضح کیجئے۔ کیونکہ آپ کے مسلمہ اکابر کے نزدیک ان میں بھی تقلید پورے طور پر سرائیت کر گئی تھی۔

ابوالقاسم بنارسی گستاخ ہیرو ہے

یہ وہی ابوالقاسم بنارسی ہیں، جنہیں آپ خراجِ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ مگر آپ کے دادا جان نے ان کو گستاخ ہیرو قرار دیا ہے۔ (دیکھئے سیرت المصطفیٰ ص ۱۰۵)

تقلید کو شرک اور حرام قرار دینے والے وہابی مولویو

فقیر کے کتابچہ "وہابیت اور مرزائیت" کے صفحہ ۱۴ پر عبدالجبار غزنوی، ابن قیم کے مقلد تھے۔ سرخی درج ہے۔ جواب لکھتے اور تقلید پر تنقید کرتے ہوئے اس کا جواب بھی تحریر کرنا آپ کا فرض تھا صداقت اور ہمت ہے تو اپنے ہی مولوی کی اس تنقید کا

جواب لکھو۔

کچھ دم ہے تو میدان میں آئیں ورنہ
کتا بھی ہے شیر اپنی گلی کے سامنے

"وہابیت اور مرزائیت" صفحہ ۱۴ کی اصل عبارت یہ ہے۔

اہلحدیث اپنے آپ کو اس ناجی فرقہ کا مصداق بتلاتے ہیں۔ مگر (کل حزب بما لدیھم فرحون) کی زد سے یہ فرقہ بھی بچ نہیں سکتا۔ مثلاً حافظ ابن قیم مدرک فی الرکوع کی رکعت کو مجرا کرتے ہیں۔ اور بعض دیگر اہلحدیث بھی اور مولوی عبدالجبار امرتسری بھی حافظ صاحب کے مقلد تھے۔ جیسا مولوی کے فتاوی سے ثابت ہوتا ہے۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۰ ۸ جنوری ۱۹۱۵ء)

حافظ ساجد میر صاحب اور مولوی محمد علی جانباز صاحب	آپ کے علماء فقیر کی کتابوں کا جواب قیامت تک نہیں لکھ سکتے کتاب کا جواب یہ نہیں کہ اصل کتاب

کی کسی عبارت اور دعوے کو شیر مادر سمجھ کر آپ پی جائیں۔ جواب لکھنا ہے۔ تو پہلے فقیر کی ہی کتب کا مطالعہ کیجئے، جو آپ کے جواب میں شائع کی گئیں ہیں۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو جواب کس طرح لکھا جاتا ہے جرأت ہے تو نشاندہی کریں۔ کہ قادری تو نے نہیں دیا۔

(۱) قصرِ وہابیت پر بم اور (۲) گیارہویں شریف یہ دونوں کتابیں آپ کی شائع کردہ پمفلٹ بریلوی جھوٹ اور

وما اھل بہ لغیر اللہ کا مسکت جواب ہے۔ جن کا جواب الجواب لکھنے کی آپ کے چھوٹے سے لے کر بڑے مولوی تک کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ فقیر کی کتابوں سے آپ کے چھوٹے سے لے کر بڑے مولویوں کی نیندیں حرام ہو گئی ہیں۔ کئی آپ کے اکابر مولوی عبد القادر حصاری، مولوی رفیق خاں پسروری، مولوی رفیق مدن پوری، مولوی احسان الٰہی ظہیر، مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی تڑپتے سسکتے اور کوشش کرتے مر گئے۔ لیکن جواب کوئی نہ لکھ سکا۔ انکی دلی حسرت ہی رہی کہ قادری کی کتابوں کا جواب لکھنے والا کوئی ہو۔

اپنے بڑوں کا ماتم کرو

حنفیوں کا آپ کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ آپ میں اگر غیرت ہو تو ساری عمر منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتے۔ خدارا ہوش کے ناخن لیکر اپنے بڑوں کی تحریروں کو پڑھکر میدان میں نکلیئے۔ "وہابیت اور مرزائیت" کا جواب لکھتے اور حنفیت پر تنقید کرتے وقت آپ نے وہابیت اور مرزائیت صفحہ ۱۲ پر اپنے مفسر نواب وحید الزماں کی عبارت کو نہیں پڑھا تھا؟ اگر مرکزی ناظمِ اعلیٰ اور نام نہاد شیخ الحدیث کی عقل و فکر کا یہ حال ہے۔ تو پوری جماعت کا کیا حال ہو گا۔ آپ کے وحید الزماں کی عبارت یہاں بھی پیش کر کے دنیا بھر کے وہابیوں سے کسی ایک سے اس کے جواب باصواب کا منتظر رہوں گا۔

وہ عبارت یہ ہے۔

ہمارے اہلحدیث بھائیوں نے ابن تیمیہ اور ابن قیم۔ شوکانی اور

شاہ ولی اللہ اور مولوی اسماعیل دہلوی کو دین کا ٹھیکیدار بنا رکھا ہے جہاں کسی مسلمان نے ان بزرگوں کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا۔ بس اس کے پیچھے پڑ گئے۔ برا بھلا کہنے لگے۔ بھائیو! ذرا غور کرو۔ اور انصاف کرو۔ جب تم نے ابو حنیفہ اور شافعی کی تقلید چھوڑی۔ تو ابن تیمیہ، ابن قیم اور شوکانی جو اُن سے بہت متاخر ہیں۔ ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہے۔ (حیات وحید الزماں ص ۱۰۲ سطر ۲ تا ۶ وحید اللغات)

قارئین کرام! وہابی اکابر کی تحریرات سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ وہابی مولوی تو امام الائمہ، کاشف الغمہ سیدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید پر فتوے کستے ہیں۔ گو وہ اتنے عظیم الشان امام کے مقلد نہیں۔ لیکن خوشامدیوں اور ابن تیمیہ، ابن قیم، شوکانی وغیرہم کے مقلد ہیں۔ یہ کسی سُنی حنفی بریلوی عالم کی تحریریں نہیں، بلکہ وہابی نجدی علماء اکابر کی تحریریں ہیں۔ جن کا سیالکوٹ کے وہابی علماء حافظ اسماعیل اسد حافظ ساجد میر، مولوی محمد علی جانباز وغیرھم اور دُنیا بھر کے وہابی مولویوں کے پاس جواب نہیں۔

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار اُن سے!
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

"حنفیت اور مرزائیت" کے صفحہ ۱۰۲ پر لکھا ہے "حنفیوں کے امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی"

قارئین کرام! ان عقل کے اندھوں نے کتاب لکھنے سے پہلے

اپنے اکابر کی کتب کا بھی مطالعہ نہیں کیا۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی ایک دُنیا معتقد ہے۔ اکابرِ وہابیہ[۱] نے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو مجدد الف ثانی، امامِ ربانی اور قیومِ زمانی جیسے معزز القاب سے یاد کیا ہے۔

مولوی ابراہیم میر اور مجدد الف ثانی سے عقیدت

میر صاحب سیالکوٹی اپنی کتاب "تاریخ اہلحدیث" میں امامِ ربانی، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی سُرخی دے کر مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کو اکابر اہلحدیث ظاہر کیا ہے۔

وہابیوں کے اخبار اہلحدیث دہلی میں درج ہے۔ کہ

سب لوگ حضرت امام کی مجددیت، ولائیت اور بزرگی کے یکساں قائل ہیں۔ اور ان کا پورا احترام بجالاتے ہیں۔

مکتوبات شریف

کے متعلق اکابر وہابیہ رقمطراز ہیں۔ کہ حضرت مجدد کے مکتوبات میں علوم و معارف اور حقائق و اسرار کے خزانے پنہاں ہیں۔ (ہفت روزہ الاعتصام ص۳ جون ۱۹۵۵ء)

مکتوبات میں حضرت مجدد نے ایمان اور اعتقاد کی سلامتی کے لیے صحابہ کرام اور علماء سلف کے تعامل کا جو سنہری اصول پیش فرمایا ہے۔

(تنظیم اہلحدیث لاہور ص۳ ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء)

۱۔ اسماعیل دہلوی صراطِ مستقیم فارسی ص۱۳۲، ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث ص۳ ۱۳ نومبر ۱۹۵۵ء، اخبار اہلحدیث امرتسر جون ۱۹۱۲ء

مولوی ابوبکر غزنوی اپنے والد مولوی داؤد غزنوی صاحب کی حضرت مجدّد علیہ الرحمۃ سے عقیدت بیان کرتے رقمطراز ہیں۔ کہ حضرت مجدّد صاحب علیہ الرحمۃ سے انہیں خاص عقیدت تھی۔ آخری بار قید کا زمانہ مکتوبات ہی کے مطالعہ میں بسر ہُوا۔ فرماتے تھے۔

تصوف میں میرے امام شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ (داؤد غزنوی ص۲۸۴)

حضرت مجدّد الف ثانی کے ساتھ انہیں طبعی مناسبت بہت تھی۔ اور ان کے مکتوبات کا مطالعہ بڑے التزام سے کرتے تھے۔ (داؤد غزنوی ص۳۵۸)

حافظ ساجد میر، حافظ اسماعیل اسد اور مولوی محمد علی جانباز صاحبان یہ ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو! یہ حنفیوں کے ہی امام ربانی اور مجدّد الف ثانی نہیں ہیں۔ بلکہ وہابیوں کے بھی امام ربانی اور مجدّد الف ثانی ہیں۔ ان کی مکتوبات شریف صرف حنفیوں کے نزدیک ہی مستند بلکہ وہابیوں کے معتبر اور مستند ہے۔ علوم و معارف اور حقائق و اسرار کے خزانے اس میں پنہاں ہیں۔ حضرت کی مجدّدیت ولائیت اور بزرگی کے سب لوگ یکساں قائل ہیں اور ان کا احترام بجا لاتے ہیں۔

وہابی مولویو! اگر آپ بُرا نہ منائیں تو آپ پر وہی الفاظ صادق آتے ہیں۔ جو آپ کی جماعت کے مولوی ابو البشیر مراد علی صاحب نے ۱۹۱۵ء میں جماعت اہلحدیث کو کہے تھے۔ الفاظ یہ ہیں۔

اگر جماعت اہلحدیث کے رکن مجھے بُرا نہ کہہ اُٹھیں تو ان سے مرزا آنجہانی بھی علمی میدان میں سبقت لے گیا ہے۔

(اہلحدیث امرتسر ص۷ ۱۷ ستمبر ۱۹۱۵ء)

مزید وہابیوں کے مولویوں اور مفتیوں کی قابلیت کی قلعی انہی کی مقتدر شخصیت مولوی محمد صاحب دہلوی کے زیرِ ادارت شائع ہونے والے ہفت روزہ دہلی میں درج شدہ الفاظ کی روشنی میں کھول دینا بہت ہی مناسب ہے۔ وہ الفاظ یہ ہیں۔

مفتی صاحبان میں بہت سے تو وہ ہیں۔ جو امامت کے ٹکڑوں پر پل رہے ہیں، علم سے کورے۔ جہالت کے پتلے۔ ان سے جو چاہو لکھوالو۔ جو چاہو مقدمہ کرالو۔ جو چاہو عدالتوں میں حلفیہ جھوٹ بلوالو۔ وہ اسی مطلب کے لیے پالے پوسے جا رہے ہیں۔

(اخبار محمدی دہلی ص ۱۳ ۱۵ نومبر ۱۹۳۹ء)

مولوی ابراہیم میر کی وصیت

اپنی جماعت کے مولویوں کی حالت اور قابلیت سے باخبر رکھنے کے لیے حافظ ساجد میر کے پیارے دادا جان مولوی ابراہیم میر کے فرمودہ الفاظ سے یاد کرانا اپنا فرضِ منصبی سمجھتا ہوں۔ دل پر ہاتھ رکھ کر پڑھیئے۔ اور ذرا ہوش کے ناخن لیجیے۔

اہلحدیث جماعت اپنے ناقص العلم غیر محتاط، نام نہاد علماء کی تحریروں اور تقریروں سے دھوکہ نہ کھائے۔ کیونکہ ان میں بعض تو نرانے خارجی اور بے علم محض اور بعض گانگریسی ہیں۔ (احیاء المیت ص ۳۶)

آپ اپنے منصب کو سمجھئے۔ آپ مرکزی ناظمِ اعلیٰ ہیں۔ اگر خود کتابچہ کا جواب لکھنے کی ہمت نہیں تو کم از کم کتاب کی تقدیم

لکھتے وقت ہی اپنے پیارے دادا جان کے فرمان کو ملحوظ رکھ لینا چاہیئے تھا۔

ہم تو سیدھی راہ پہ یارو بُلاتے ہیں تمہیں
کِس لیے غُصہ سے ہو اخگر ہمارے واسطے

"حنفیت اور مرزائیت" کے صفحہ ۶۷ پر "مرزا قادیانی حنفیوں کے خلاف تو نہیں ہے، نیز تقلید آئمہ کے بارے میں اظہارِ خیال" کی سُرخی دی ہے اس کے جواب میں مولوی داؤد غزنوی امیر جمعیتِ اہلحدیث کا بیان ہی کافی ہے۔ جو" داؤد غزنوی" کتاب کے صفحہ ۹۸ پر حکیم فضل الرحمٰن سواتی نے نقل کیا ہے۔ غزنوی صاحب کا بیان یہ ہے۔ کہ

حنفی مذہب اور اہلحدیث میں کوئی فرق نہیں	میں وہابی نہیں ہُوں بلکہ اہلحدیث ہُوں

حنفی مذہب اور اہلحدیث میں کوئی فرق نہیں ہے حضرت امام ابوحنیفہ بھی تو اہلحدیث تھے۔

مولوی داؤد صاحب غزنوی کے صاحبزادے پروفیسر ابوبکر صاحب غزنوی اپنے والد کے نظریات بیان کرتے رقمطراز ہیں۔ کہ

وہ تقلید کو بعض حالتوں میں واجب قرار دیتے تھے۔ اور بعض حالتوں میں اسے جائز سمجھتے تھے۔

۱۔ آئمہ اہل سنت میں سے کسی ایک امام کی تقلید کو جو بغیر کسی تعین

کے ہو، واجب قرار دیتے تھے۔

۲ - اور ایک امام معیّن کی تقلید بشرطیکہ اس تعیّن کو امرِ شرعی نہ سمجھا جائے۔ مباح قرار دیتے تھے۔

۳ - اور کسی ایک امام معیّن کی تقلید کو امر شرعی سمجھنا اور اس کی تقلید ترک کرنے کو شریعت سے خارج ہونے کے مترادف سمجھنا ناجائز قرار دیتے تھے۔ (داؤد غزنوی ص ۳۷۵)

اِس سے قبل وہابیوں کے امام المناظرین بٹالوی صاحب کی تحریر صفحہ ۷ پر جو درج ہے سے بھی واضح ہے کہ میاں نذیر حسین دہلوی اور محمد حسین بٹالوی اھلحدیث حنفی کہلاتے تھے۔

حافظ ساجد میر، مولوی اسماعیل اسد اور مولوی محمد علی جانباز صاحبان آپ کے مسلّمہ اکابر کی اِن تحریروں کی روشنی میں اپنا فیصلہ ہمّت ہے تو کتابی شکل میں شائع کریں۔ دراصل "حنفیّت اور مرزائیت" کوئی تحقیقی کاوش نہیں۔ بلکہ آج سے چوہتر سال قبل آپ کی جماعت کے اِمام عبدالجبّار صاحب غزنوی نے اپنے ہی گروہ کے اپنے ہی شاگرد مولوی فقیر اللہ مدراسی کے رسالہ "ایقاظ المفتی" کے متعلق جو الفاظ تحریر فرماتے تھے، وہی الفاظ من وعن آپ کے رسالہ "حنفیّت اور مرزائیت" پر صادق آتے ہیں۔ آنکھیں کھول کر پڑھیئے۔ اور اپنی حقیقت اور اصلیت پر ..... کیجئے

وہابیوں کی کتابوں کے متعلق اکابر وہابیہ کی رائے

رسالہ جس کا نام ایقاظ المفتی[1] ہے نہایت جوش و خروش سے لکھا گیا ہے۔ اوّل سے آخر تک دریدہ دہنی و بے باکی کو خوب نبھایا گیا ہے۔ الفاظ و مہارت سے غیظ و غضب کے شعلے بھڑکتے ہیں۔ اور دیکھنے والے کو سخت پریشان کرتے ہیں۔

طرزِ بیان صاف طور پر گواہی دیتا ہے کہ جس دماغ سے یہ مضمون برآمد ہوا ہے۔ اس میں خُلقِ محمدیؐ و سیرتِ سلف کی بُو بھی نہیں پہنچی۔ ادب و حفظِ مراتب کے کوچہ میں قدم بھی نہیں رکھا گیا۔

(اہلحدیث امرتسر ص۵ ۳۱ جنوری ۱۹۱۳ء)

حافظ ساجد میر کے دادا جان کا بیان

حافظ ساجد میر صاحب کو بالخصوص اور تمام وہابی علماء کو بالعموم ان کے امام العصر مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کا وہ بیان جو انہوں نے اپنے گروہ کے محمد حسین صاحب بٹالوی (جن کو ساجد میر صاحب نے نامور عالم اور جانباز صاحب نے امام المناظرین، فخرِ اہلحدیث لکھا ہے) کے پمفلٹ اور رسالہ جات اور کتابوں کے متعلق آج سے بہتر[2] سال پہلے اپنے تاثرات پیش کیے تھے۔ فقیر بھی ان کی روحانی اور معنوی اولاد کو وہی الفاظ ان کی کتاب کے متعلق لکھدینا بہت ہی مناسب سمجھتا ہے۔ تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ ہم نے علمی، تحقیقی اور تحریری میدان میں کتنی ترقی کی ہے اور ہمارا ریکارڈ کیا ہے۔ وہ الفاظ یہ ہیں۔

---

[1] حنفیت اور مرزائیت

اخبار اہلحدیث نمبر ۴۷ میں "مولانا بٹالوی پھر بولے" کے عنوان سے ایک مضمون نکلا۔ یوں تو مولانا شیر پنجاب (امرتسری) کے مخالفوں نے بہت نے بہت کچھ ہاتھ پیر مارے اور اعتراف میں رسالجات و پمفلٹ کے اوراق کالے کر رہے ہیں۔ مقصد ان رسالوں کے شائع کرنے کا یہ ہے کہ لوگوں کو بدزبانی سکھلاتی جاتی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں چند کتابیں میں نے مکرمی مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی سے منگوائیں۔ جب ویلیو پہنچا تو دو ورقہ کو سرسری نظر سے دیکھا گیا۔ بجز چنڈو خانے کی گالیوں کے اور کچھ نہ پایا۔

(اہلحدیث امرتسر صا ۱۱ ۵ نومبر ۱۹۱۵ء)

بچ گے تم اور نہ ساتھی تمہارے
اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبو گے سارے

"حنفیت اور مرزائیت" کے صفحہ ۶۸ - ۶۹ پر امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرزا قادیانی کے "امام اعظم" لکھا ہے جبکہ سیدنا امام الائمہ کاشف الغمہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہابی اکابر میں سے میاں نذیر حسین دہلوی، نواب صدیق حسن بھوپالی، مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی، امام عبد الجبار غزنوی، مولوی داؤد غزنوی وغیرھم نے بھی اپنی تصانیف اور تحریرات میں امام ابو حنیفہ کو "امام اعظم" لکھا ہے۔

وہابی مولویوں کی خدمت میں بالخصوص التماس ہے کہ کتاب لکھنے سے قبل اپنے اکابر کی کتابیں اور ان کی عبارات کو ذہن نشین رکھ لیا کریں، تاکہ سُبکی نہ ہو۔

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت کا اعتراف

وہابیوں کے مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے "فیضِ ربّانی" کی سُرخی دے کر اپنے ساتھ پیش آیا ہُوا ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ میر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ

حضرت امام صاحب کے متعلق تحقیقات شروع کی تو مختلف کتب کی ورق گردانی سے میرے دِل پر کچھ غبار آگیا۔ جس کا اثر بیرونی طور پر یہ ہُوا کہ دِن دوپہر کے وقت جب سورج پُوری طرح روشن تھا۔ یکایک میرے سامنے گھپ اندھیرا چھا گیا۔ معًا خُدا تعالیٰ نے میرے دِل میں ڈالا کہ یہ حضرت اِمام صاحب سے بدظنّی کا نتیجہ ہے۔ اس سے استغفار کرو۔ مَیں نے کلمات استغفار دھرانے شروع کئے۔ وہ اندھیرے فورًا کافور ہو گئے اور ان کی بجائے ایسا نُور چمکا کہ اُس نے دوپہر کی روشنی کو مات کر دیا۔ اس وقت سے میری حضرت امام صاحب سے حُسنِ عقیدت اور زیادہ بڑھ گئی۔ (تاریخ اہل حدیث صـــ ۷۲)

وہابیوں کو مولوی ابراہیم میر کی نصیحت

اِس کے بعد مولوی ابراہیم میر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ

اپنے ناظرین سے اُمید رکھتا ہُوں کہ وہ بزرگانِ دین سے خصوصًا آئمہ متبوعین سے حُسنِ ظن رکھیں، اور گُستاخی اور شوخی اور بے ادبی سے پرہیز کریں۔ کیونکہ اس کا نتیجہ ہر دو جہاں میں موجب خسران و نقصان ہے

نسئل اللہ الکریم حسن الظن والتادب مع الصالحین

ونعوذ باللہ العظیم من السوء الظن بھم والوقیعۃ فیھم فانہ عرق الرفض والخروج وعلامۃ المارقین ولنعم ما قیل ؎

(تاریخِ اہلحدیث ص۲۷)

از خدا خواہیم توفیقِ ادب — بے ادب محروم شد از فضلِ ربّ

حافظ ساجد میر صاحب کو اپنے دادا جان کی یہ نصیحت بلکہ وصیت بار بار پڑھنی چاہیئے۔ اور اپنی پچھلی کوتاہیوں سے توبہ کرنا چاہیئے۔

مولوی ابراہیم صاحب میر نے حاشیہ پر میاں نذیر حسین صاحب دہلوی (جن کو مولوی محمد علی جانباز صاحب نے "پیشِ لفظ" کے صفحہ ۲۸ پر شیخ الکل لکھا ہے) کا ارشاد بھی نقل فرمایا ہے۔ وہ بھی بغور پڑھیں۔

آئمہ دین کا بے ادب چھوٹا رافضی ہے۔ میاں نذیر حسین صاحب دہلوی فرماتے ہیں۔ کہ

ہم ایسے شخص کو جو آئمہ دین کے حق میں بے ادبی کرے، چھوٹا رافضی جانتے ہیں۔

(حاشیہ تاریخِ اہلحدیث ص۲۷)

وہابیوں سے سوال امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کو مرزا قادیانی کے امامِ اعظم لکھنا، یہ بے ادبی اور توہین ہے یا کہ نہیں؟ یقیناً ہے۔

گئی طفلی جوانی پیری آئی
کر اب بھی ہوش اے نادان گستاخ

وہابی مولویو! "وہابیت اور مرزائیت" میں یہ بحث نہیں کہ مرزا قادیانی مقلد تھا یا غیر مقلد، حنفی تھا یا غیر حنفی۔ بحث تو یہ ہے۔ کہ اکابر وہابیہ نے مرزا قادیانی اور اس کے نبی ماننے والوں کو مرزائی سمجھتے ہوئے ان کی تائید اور معاونت کی ہے۔ چنانچہ "حنفیت اور مرزائیت" کے صفحہ ۱۵ پر تقدیم میں حافظ ساجد میر صاحب مرکزی ناظم اعلیٰ جمعیتِ اہلحدیث پاکستان رقمطراز ہیں۔ کہ

قادیانی و لاہوری مرزائیت کی فتنہ سامانیوں اور دسیسہ کاریوں کا پردہ چاک کرنے والے نامورِ اہلِ حدیث علماء میں بالخصوص حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی۔ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری اور حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی کاوشیں اور علمی و عملی جدوجہد تاریخ کا حصہ ہیں۔

قارئینِ کرام! جن تین حضرات کا حافظ ساجد میر صاحب نے ذکر کیا ہے۔ ان میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے تو مرزائی امام کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے کا فتوےٰ دیا

مرزائی امام کے پیچھے نماز جائز

مرزائی کو امام بنانا از روئے حدیث شریف جائز نہیں ہے۔ اجعلوا ائمتکم خیارکم۔ اپنے میں سے اچھے لوگوں کو امام بنایا کرو۔ بنانے کا گناہ الگ رہا نماز ادا ہو جائے گی۔ حدیث میں ہے۔

صلوا خلف کل بر و فاجر۔ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ یعنی اگر وہ جماعت کرا رہا ہو، تو مل جاؤ۔ واركعوا مع الرّاكعين۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۱ کالم ۲، ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء)

مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب اپنا مذہب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتداء جائز ہے

چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۶ ۲ اپریل ۱۹۱۵ء)

مرزائی کو مرحوم لکھا ہے

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ڈاکٹر بشارت احمد مرزائی کو مرحوم لکھا ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۶ ۳۰ اپریل ۱۹۴۳ء)

مرزائی اسلامی فرقہ ہے

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مرزائیوں کے فرقہ کو اسلامی فرقہ لکھا ہے۔

(اخبارِ اہلحدیث امرتسر ص ۳ ۱۶ اپریل ۱۹۱۵ء)

مرزائن سے نکاح جائز

وہابیوں کے مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مرزائن سے نکاح جائز قرار دیا ہے۔

اصل جواب درج ہے۔

اگر عورت مرزائن ہے تو اور علماء کی رائے ممکن ہے مخالف ہو۔ میرے ناقص علم میں نکاح جائز ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۱۳ ۲ نومبر ۱۹۳۳ء)

اس کا خود اقرار مولوی ثناء اللہ نے اخبار اہلحدیث امرتسر میں کیا ہے کہ

مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے اشاعۃ السنۃ جلد ۲۱ کے صفحہ ۱۲۷-۲۵۵ پر مجھ (ثناء اللہ) کو مرزائی لکھا ہے۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۲ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء)

. تین ناموروں میں سے فخرِ اہلحدیث، امام المناظرین، فاتح حنفیت اور مرزائیت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مرزائی لکھا ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب دوسرے مقام پر بھی لکھتے ہیں۔ کہ

مولوی محمد حسین بٹالوی مجھے مرزائی قرار دیتے ہیں۔ (اہلحدیث امرتسر ص۳ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۷ء، اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۲ ۱۵/ ۸ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

مولوی عبدالحق غزنوی جو کہ اہلحدیث مکتبِ فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ کہ

اِس تفسیر کا مصنف (ثناء اللہ) اِس تفسیر سراپا الحاد و تحریف میں پورا مرزائی پورا چکڑالوی اور چھٹا ہوا نیچری ہے۔ (اربعین ص۴۳)

نامور علماء میں سے ہی مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کی تحریر ہے۔ کہ

تفسیر ثنائی مرزائی فتنہ سے زیادہ فتنہ ہے۔ (فیصلہ مکہ ص۱)

مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے سیکرٹری کا بیان

مولوی عبدالعزیز صاحب' مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ

آپ نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھی۔ (فیصلہ مکہ ص۳۶)

آپ نے مرزائیوں کو عدالت میں مرزائی وکیل کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مرزائیوں کو مسلمان مانا۔ (فیصلہ مکہ ص۳۶)

یہ کذب بیانی نہیں تو اور کیا ہے؟ آپ کہتے ہیں کہ ثناء اللہ نے مرزائیت

کی سرکوبی کی، یہ آپ کے ہی اکابر کہتے ہیں۔ ثناء اللہ مرزائی تھا۔

ناصحا! کہدے محبّت میں لگتی کچھ

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری!

حافظ ساجد میر صاحب سے سوال

"وہابیّت اور مرزائیت" میں فقیر نے یہ تمام عبارات درج کی ہیں، لیکن آپ ان عبارات کو پڑھنے اور ان کتابوں کے حوالہ جات کو پڑھ کر ان کا جواب لکھنے کی بجائے کتنی ڈھٹائی سے مولوی ثناء اللہ امرتسری کی تعریف کر رہے ہیں۔

جس جماعت کے مرکزی ناظم اعلیٰ ہی اتنی ڈھٹائی اور بے غیرتی کا مظاہرہ فرمائیں تو صوبائی، ضلعی صدور اور ناظمین اور ان کے خوشہ چینوں کا کیا حال ہوگا۔

بٹالوی صاحب کا حال

بچو گے تم اور نہ ساتھی تمہارے

اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبو گے سارے

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے بعد مولوی محمد حسین بٹالوی دوسرے نامور عالم اہلحدیث امام المناظرین کا حال بھی پڑھ لیں۔

جماعت اہلحدیث کے کثیر التعداد لوگ مرزائی ہو گئے

مولوی ثناء اللہ امرتسری ہی رقمطراز ہیں کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے عدالت میں مرزائیوں پر فتوے کفر دینے سے احتراز کیا ہے۔

وہابیوں کے دادا جان مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی جن کو تیسرا نامور عالم قرار دیا ہے۔ اُن کا اعلانیہ بیان پڑھ لیں۔ میر صاحب نے ۱۹۲۹ء

کو لاہور اہلحدیث کانفرنس میں خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا۔
جماعت اہلحدیث کے کثیر التعداد لوگ قادیانی ہو گئے تھے جس کی مختصر کیفیت یہ ہے۔ کہ ابتداء میں مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو الہامی مان کر ان کی موافقت کی اور ان کی تائید میں اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں زور دار مضامین بھی لکھتے رہے۔ جس سے جماعت اہلحدیث کے معزز افراد مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہو گئے۔ (احتفال الجمہور ص ۲۳)

حافظ ساجد میر صاحب! اپنے دادا جان پر بھی اعتبار ہے یا کہ اتنے ... ہو گئے۔ کہ دادا جان کی گواہی پر بھی اعتبار نہیں کرتے۔

مولوی عنایت اللہ اثری وزیر آبادی

مولوی عبد الغفور صاحب اثری کے مشرب کے لحاظ سے دادا جان مولوی عنایت اللہ اثری وزیر آبادی نے مرزائیوں کے پیچھے ان کو مسلمان سمجھکر نمازیں ادا کیں، دیکھئے الجسر البلیغ ص ۱۲-۱۳ ج ۱

اثری صاحب مرزا قادیانی آپ کے پیر بھائی ہیں۔ یا کہ حنفیوں کے؟

قاضی عبد الاحد خانپوری کا بیان

وہابیوں کے قاضی عبد الاحد خانپوری نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مخاطب کر کے لکھا ہے۔ کہ
آپ کی جماعت میں مرزائیت کا شعبہ موجود ہے۔ (القول الفاصل ص ۳)

اسماعیل غزنوی مرزائی تھا

جمعیت اہلحدیث ہند کے جنرل سیکرٹری مولوی عبدالعزیز صاحب نے لکھا ہے کہ مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری مولوی اسماعیل غزنوی کو مرزائی سمجھتے تھے

(فیصلہ مکہ ص۳۶)

مولوی عبدالستار دہلوی کی جماعت قادیانی جماعت کے مشابہ

حنفیت اور مرزائیت کے صفحہ ۲۸ پر جس مولوی عبدالستار دہلوی کو اکابر میں شمار کیا ہے ان کی جماعت کے امامیہ کے متعلق ہی مولوی ثناءاللہ امرتسری رقمطراز ہیں۔ کہ

یہ جماعت قادیانی جماعت کے مشابہ ہو گئی ہے۔

نیز لکھتے ہیں کہ مولوی عبدالستار صاحب قادیانی ہوا سے متاثر ہو کر اس بات کے قائل ہو گئے ہیں۔ کہ جو ہماری جماعت میں داخل نہ ہو گا۔ وہ جاہلیت کی موت مر کر جہنم میں داخل ہو گا۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۳ ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء)

غزنوی اور قادیانی ملاپ

مولوی ثناءاللہ امرتسری تحفہ نجدیہ میں مولوی اسماعیل غزنوی نے قاضی محمد ظہورالدین اکمل قادیانی کو جو خط لکھا۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

مولوی داؤد غزنوی اور دوسرے اتباع غزنویہ لاہوری، ملتانی اس کارڈ کو غور سے پڑھیں اور دادِ انصاف دیں کہ ان کا سلسلہ کہاں تک (مرزائیوں تک) ملتا ہے۔ مولوی عبدالواحد صاحب امام غزنویہ سے یہ

فتوے پوچھیں کہ مرزائیوں کے ساتھ ان الفاظ میں خط و کتابت کرنا جائز ہے یعنی والاکرام۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ غزنویو! یہ ملاپ تم کو مبارک! (تحفہ نجدیہ)

یہ غزنوی خاندان اِس لیے میرا مخالف ہے کہ مخالفت کے دورِ جدید میں قادیانی تعلق ہے۔

مولوی عبداللہ دبیر ہی لکھتے ہیں۔ کہ

انجمن اہلحدیث لاہور ۲۸ دسمبر ۱۹۱۵ء کو مرزائیوں کے خلاف جلسہ کرنا چاہتی تھی مگر ہمارے گروہ اہلحدیث کے عُلماء نے جلسہ نہ ہونے دیا۔

(اہلحدیث امرتسر ص۳، ۴ فروری ۱۹۱۶ء)

بتاؤ! مرزا قادیانی کے پیر بھائی حنفی ہیں یا کہ وہابی، آپکے تینوں نامور علماء اہلحدیث کی تحریرات پیش کی گئی ہیں۔ قریبًا یہ سب عبارات اور حوالہ جات وہابیّت اور مرزائیت میں موجود ہیں۔ لیکن حنفیّت اور مرزائیت میں ان کا کوئی جواب نہیں۔ اگر ہے تو وہ صفحہ سطر پیش کریں۔ فقیر ممنون ہوگا۔

حافظ ساجد میر۔ مولوی اسماعیل اسد اور مولوی محمّد علی جانباز

اور دُنیا بھر کے وہابی علماء کو دعوتِ فکر،

مندرجہ بالا تمام حوالہ جات بغور مطالعہ فرما کر بلکہ اصل کتب میں حوالہ جات کی تحقیق کر کے انصاف کا دامن پکڑ کر فیصلہ دیں کہ یہ مرزائیوں کی حمایت ہے یا کہ نہیں۔ مرزا قادیانی کے پیر بھائی حنفی ہوئے کہ وہابی!

یہ قادیانی اور لاہوری مرزائیت کی فتنہ سامانیوں اور دسیسہ کا پردہ چاک کرنے والے ہیں یا فتنہ مرزائیت کی سرکوبی کرنے والے ہیں۔

یہ مرزائیوں کی تائید اور معاونت ہے۔ بلکہ سر پرستی ہے۔

وہابیو! اب بتاؤ مرزا قادیانی کے پیر بھائی حنفی ہیں یا کہ وہابی؟

وہابی اکابر نے مرزا قادیانی کے دعوے نبوت کے بعد ان کی حمایت میں یہ بیانات اور فتوے دیتے ہیں۔ اب آپ کا اپنے ان اکابر کے متعلق کیا فتوے ہے۔ جواب دو!

حنفیوں میں سے کسی ایک نے بھی مرزا قادیانی اور اسکی ذریت مرزائیہ کے متعلق ایسا کوئی جملہ تک نہیں لکھا۔ اگر ہے تو پیش کرو۔ انشاءاللہ المولیٰ قیامت تک پیش نہیں کر سکو گے۔

علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ کا بیان مخدوم اہلسنّت غزالی زماں، علامہ سیّد احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ نے الحق المبین میں واضح الفاظ میں فرمایا ہے۔

مسئلہ تکفیر میں ہمارا مسلک ہمیشہ یہی رہا ہے۔ کہ جو شخص بھی کلمۂ کفر بول کر اپنے قول و فعل سے التزام کفر کرے گا۔ تو ہم اس کی تکفیر میں تامّل نہیں کریں گے۔ خواہ دیوبندی ہو یا بریلوی۔ لیگی ہو یا کانگریسی۔ نیچری ہو، یا ندوی۔ اس سلسلے میں اپنے پرائے کا امتیاز کرنا اہلِ حق کا شیوہ نہیں۔

(الحق المبین صـ ۲۴)

منہ مانگا انعام

مندرجہ بالا عبارات اگر آپ کی کتب میں نہ ہوں۔ تو فقیر سے منہ مانگا انعام حاصل کرو۔

طعن ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا !

جہلم کا مقدمہ

جمعیّت اہلحدیث کے صوباتی صدر حافظ عبدالغفور صاحب آف جہلم کو یہ اچھی طرح معلوم ہو گیا تھا کہ محمّد ضیاء اللہ قادری کے حوالہ جات کو غلط ثابت کرنا، خالہ جی کا گھر نہیں۔ جہلم کی عدالت میں جو فقیر نے اس کو چنے چبائے۔ عدالت کی مکمل کارروائی کا مطالعہ کریں گے تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی۔ اسی بناء پر حافظ صاحب نے صُلح کی پیشکش کی۔ اور مقدمہ واپس لیا۔

وہابیوں سے مطالبہ

مولوی ثناء اللہ امرتسری، مولوی محمّد حسین بٹالوی مولوی عبدالواحد غزنوی، مولوی فقیر اللہ مدراسی مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری، مولوی محی الدین اور مولوی معین الدین لکھوی مولوی عبدالستار دہلوی، مولوی حافظ عنایت اللہ اثری کے متعلق بھی اپنے پرائے کا امتیاز کیے بغیر ان کے متعلق آپ کا کیا فتوٰے ہے۔

مجھے قوی اُمید ہے کہ اکابر وہابیّہ اور ان کی ذریت خاموش رہے گی۔ کیونکہ وہ اہلِ حق ہی نہیں۔ اہلِ حق ہوں تو ضرور فتوے لگائیں۔ جیساکہ اہلِ سنّت وجماعت کی شخصیّت علاّمہ علیہ الرحمۃ کی تحریر سے عیاں ہے۔

حنفیّت اور مرزائیت کے صفحہ ۱۰۶ پر لکھا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب بیعت وارشاد پیر تھا۔

اِس کے جواب میں اِن کے مسلّمہ بٹالوی صاحب کی وہ تحریر جو وہابیوں

کے امام عبدالجبار غزنوی کے متعلق ہے۔ کافی اور وافی ہے۔ بٹالوی صاحب لکھتے ہیں۔

مولوی عبدالجبار صاحب پر بھی یہی بدگمانی کی جاتی ہے۔ کہ انہوں نے بھی مرزا کو دیکھکر پیری مریدی کو وسعت دی ہے۔ اور اپنے امام ہونے کی شہرت کر لی ہے۔ (اشاعۃ السنۃ صـ ۲۳۶ نمبر ۸ جلد ۲۱)

قارئین کرام! حافظ ساجد میر، مولوی محمد علی جانباز اور حافظ اسمٰعیل اسد میں سے ہر ایک یتیم فی التحقیق ہے۔ ان بیچاروں کو اتنا علم نہیں ان کے مورثِ اعلیٰ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے بھی اپنے پیر و مرشد سید احمد کو صاحبِ بیعت اور ارشاد قرار دیتے ہوئے صراطِ مستقیم کے آخر میں اس کی تفصیل لکھی ہے۔ ان کو قادری چشتی اور نقشبندی ثابت کرنے کی پوری پوری کوشش کی ہے۔

بعد ازاں اِن کے غزنوی خاندان کے مولوی عبداللہ غزنوی، عبدالجبار غزنوی اور مولوی داؤد غزنوی کے حالات کا مطالعہ فرمائیں تو وہ بھی اپنے آپ کو صاحبِ بیعت اور ارشاد پیر ثابت کرتے ہیں۔ انہوں نے تو بیعت کے ثبوت پر ایک رسالہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ مولوی داؤد غزنوی کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادہ محمد ابوبکر غزنوی نے اپنے والد کے حالات پر چند مقالات جمع کر کے "داؤد غزنوی" نامی کتاب شائع کی ہے۔ اس میں وہابیوں کے ملک حسن علی صاحب جامعی لکھتے ہیں۔ کہ

داؤد غزنوی کا سلسلہ طریقت

ایک دفعہ نیلا گنبد کی مسجد میں اپنا طریقت کا سلسلہ یوں بیان فرمایا۔ کہ

سلسلہ نقشبندیہ میں میری بیعت اپنے والد حضرت مولانا عبد الجبار۔۔۔ سے ہے۔ اور حضرت مولانا عبد الجبار۔۔۔۔ کی بیعت اپنے والد حضرت مولانا عبد اللہ غزنوی سے اور حضرت مولانا عبد اللہ کی بیعت شیخ وقت حضرت مولانا حبیب اللہ قندھاری سے تھے۔ حضرت مولانا حبیب اللہ قندھاری کی بیعت حضرت سید احمد سے ہے۔ (داؤد غزنوی ص ۱۱۲)

مولوی ابو بکر غزنوی خود لکھتے ہیں۔ کہ

سلسلہ نقشبندیہ کی طرف ان کا طبعی رجحان بہت تھا۔ (داؤد غزنوی ص ۳۶۰)

مولوی داؤد غزنوی صاحب جن کا ذکر حنفیت اور مرزائیت ص ۲۸ پر بھی وہابیوں نے سند کے طور پر کیا ہے۔ ان کے لخت جگر مولوی ابو بکر غزنوی فرماتے ہیں۔ کہ والد صاحب نے ایک دن مجھ سے فرمایا۔

شریعت کا وہ حصہ جو تزکیہ باطن سے متعلق ہے۔ اصطلاحاً تصوف کہلاتا ہے۔ فرماتے تھے۔

افسوس ہے کہ ہماری درسگاہوں میں تعلیم کتاب وحکمت کا تو اہتمام کیا جاتا ہے۔ لیکن تزکیہ نفس جس کا ذکر قرآن مجید تعلیم کتاب وحکمت کے علاوہ الگ مستقل بالذات بار بار کرتا ہے۔ اس کا قطعی طور پر کوئی اہتمام نہیں۔ (داؤد غزنوی ص ۳۶۰-۳۶۱)

وہابی مولویو! اپنے اکابر کی تحریریں ہی پڑھ لیتے تو حنفیت پر اعتراض نہ کرتے اور مرزائیت سے نہ ملاتے۔

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں جن کا
جو چیرا تو اِک قطرہ خون بھی نہ نکلا

حنفیّت اور مرزائیت صـ ۱۲۳ سے لے کر ۱۵۲ تک تمام مضامین کا جواب عُلماءِ اہلسنّت وجماعت کی طرف سے کئی دفعہ شائع ہو چکا ہے بازار میں کتب دستیاب ہیں۔ یہ سارے مضامین دراصل وہابیوں نے اپنے بڑے بھائیوں دیوبندیوں کی کتب سے سرقہ کئے ہیں۔

حنفیّت اور مرزائیت صـ ۱۵۲ پر "آمدم برسرِ مطلب" کی سُرخی دے کر لکھا ہے۔ کہ

یہ بات بڑی حیران کُن ہے کہ بریلویوں کے اعلیٰحضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب نے اپنی زندگی کے ۳۰ سالہ دَور یعنی مرزا کے دعوے ۱۸۹۱ء سے لیکر اپنی وفات ۱۹۲۱ء تک کبھی بھی مرزا قادیانی یا کسی مرزائی کے ساتھ تحریری یا تقریری مناظرہ ومباحثہ یا مباہلہ وغیرہ نہیں کیا۔ اور نہ ہی مرزا قادیانی نے آپ کا نام لے کر مباحثہ یا مباہلہ کا چیلنج کیا۔

یہ تحریر بھی وہابی مولویوں کی جہالت پر دلالت کرتی ہے، انہوں نے اعلیٰحضرت، عظیم البرکت، امامِ اہلسنّت، مجدد دین وملّت مولٰینا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کی تصانیف کا مطالعہ ہی نہیں کیا۔

اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ سے تردیدِ مرزائیت

قادیانی دجّال مرزا غلام احمد کی تردید میں سب سے پہلے جس شخصیت نے قلم اُٹھایا وہ بریلی کے شہنشاہ امامِ اہلسنّت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ ہیں۔ سب سے پہلی کتاب

جزاء اللہ عدوہ یا بائہ ختم النبوۃ ۱۳۱۷ھ ۱۸۹۷ء ،
السوء العقاب ۱۳۲۰ھ ۱۹۰۰ء المبین ختم النبیین
۱۳۲۶ھ ۱۹۰۶ء - حسام الحرمین ۱۳۲۴ھ ۱۹۰۴ء
اِس میں سرفہرست مرزائیوں پر فتوے ہے۔ الجزر الدیانی ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۰ء
۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کا انتقال ہو گیا۔ یعنی تا دم آخر قادیانی دجّال کی تردید فرماتے رہے۔

فتاوی رضویہ ص۸۱ ج ۶ میں اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے مرزا قادیانی کے متعلق فتوے

مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ! اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے ہزار سے زائد کتابیں تحریر فرمائیں۔ مگر کسی بھی بدمذہب کو انکے رد کی جرأت نہ ہوئی۔

حنفیت اور مرزائیت ص۱۹۹ پر بریلویوں کی تحریفات قرآن لفظی" کی سرخی دے کر چند آیات جن میں کتابت کی غلطی ہے۔ تحریفات قرآن قرار دیا ہے۔ کتنی ناشران قرآن مجید کے نسخوں میں بھی ایسی غلطیاں ہو گئی ہیں۔ حالانکہ کتنی دفعہ تصحیح ہو چکی ہے۔ پھر بھی غلطی رہ جاتی ہے۔ وہابیوں کے حکیم محمد صادق سیالکوٹی نے بھی اعجاز حدیث کے صفحہ ۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵ پر قُلْ لَا اَعْلَمُ الْغَیْبَ (پ۷ ع۱۱) آیت لکھی ہے اور ساتھ ترجمہ بھی لکھا ہے۔ کہ میں غیب نہیں جانتا۔ (اعجاز حدیث ص۱۵۳)

قرآن کہتا ہے۔ قُلْ لَا اَعْلَمُ الْغَیْبَ کہ حضور غیب نہیں جانتے۔ (اعجازِ حدیث ص۱۵۴) قرآن نے صاف کہدیا ہے۔ قُلْ لَا اَعْلَمُ الْغَیْبَ کہدے میں غیب نہیں جانتا۔ (اعجاز حدیث ص۱۵۵) ص
یہ آیت پ۷ ع ۱۱ تو کیا، پُورے قرآنِ پاک میں سے کوئی وہابی مولوی نہیں دکھا سکتا۔

حنفیّت اور مرزائیت ص۲۰۷ پر فقیر کی کتاب وہابی مذہب کی حقیقت اور وہابیّت اور مرزائیت کے حوالہ سے ایک آیت درج کی ہے جسمیں اَعَدَّ کا لفظ رہ گیا تھا۔ عَذَابًا مُّھِینًا کی جگہ عَذَابٌ مُّھِینٌ لکھا گیا تھا۔ جب کتابت کی غلطی کا علم ہُوا۔ تو ہر نسخہ پر اس آیت کی قلم سے تصیح کر دی۔ اور اب اگست ۸۶ء میں نیا ایڈیشن شائع ہُوا۔ اُس میں اِس آیت کی تصیح بھی کر دی ہے۔ حنفیّت اور مرزائیت حنفیّت اور مرزائیت پر ماہِ طباعت مارچ ۱۹۸۷ء لکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مصنّف نے جان بوجھ کر الزام تراشی کی ہے۔ حنفیّت اور مرزائیت صفحہ ۲۰۸ کے حاشیہ پر فرقہ ناجیہ میں درج شُدہ عبارت کو زبردست بددیانتی اور تحریف لفظی اور منصبی قرار دیا ہے۔ یہ مصنّف کی کم عقلی اور جہالت کی واضح دلیل ہے۔ اہلِ قلم حضرات جن میں وہابی، دیوبندی اور اہلِ سنّت وجماعت حضرات بھی شامل ہیں۔ حوالہ نقل کرتے وقت طوالت سے بچنے کے لیے وہ لفظ نقل نہیں کرتے۔ جن کی وجہ سے اصل مفہوم اور مقصود فوت نہ ہو۔ اگر اصل مقصود اور

مفہوم فوت ہو جاتا ہو تو پوری عبارت نقل کر دیتے ہیں۔ وگرنہ نہیں۔
اثری صاحب یہ بتائیں قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ اللّٰہُ اَبَا حنیفۃ ومالکا والشافعی واحمد کے نقل نہ کرنے سے ابنِ تیمیہ کے مقصد میں کون سی کمی رہ گئی یا ابہام پیدا ہو گیا۔ یہی عبارت جو کہ فرقہ ناجیہ صـ۳۵-۳۶ پر ابنِ تیمیہ کی نقل کی ہے۔ یہ آپ کے اپنے مسلک کی ہی کتاب گلشنِ توحید کے آخری صفحہ پر موجود ہے اُسمیں مندرجہ بالا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ اللّٰہُ تا اَحمد کوئی عبارت نہیں۔ لہٰذا آپ کے ہی درج کیئے ہوئے لفظ آپ کی طرف بھیج رہا ہوں۔ وہ لفظ ہیں۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

وہابیوں کا لوٹا مذہب

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس عید میلاد النبی کو بدعت، حرام اور ناجائز قرار دینے والے وہابی، آج احتجاجی جلوس نکال رہے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں یہودی اور کفار مسلمانوں کا قتل وغارت کرتے تھے۔ مگر اُنہوں نے کبھی احتجاجی جلوس نکالا۔ کفن پوش جلوس نکالے۔
ویسے وہابی جنازہ کے بعد دُعا حرام اور ناجائز قرار دیتے ہیں مگر خود اپنے اکابر کے لیے یومِ دُعا منا رہے ہیں۔
ویسے وہابی کہتے ہیں۔ نبی، ولی، شہید کچھ نہیں کر سکتے۔ آج یہ کہہ رہے ہیں کہ احسان الٰہی۔ یزدانی تیرے خون سے انقلاب آئے گا۔
پتہ چلا اِن کا مذہب لوٹا مذہب ہے۔
اِسی وجہ سے وہابیوں کے مجدّد اسماعیل دہلوی نے جو بیت الخلاء

جلانے کی نیّت بتاتی ہے۔ اُس میں لوٹا کا لفظ استعمال کیا ہے۔ وہ نیّت یہ ہے۔ جو کہ فقیر نے ملفوظات ہفت اختر صفحہ ۳۰ کے حوالہ سے وہابیّت اور مرزائیت کے صفحہ ۶۳ پر درج کی ہے۔

یا ایُّھا النفرک لوٹا دھرک فی مقامِ الجھرک والطرک۔

آخری گزارش فقیر کو حنفیت اور مرزائیت کتاب بڑی کوشش سے دستیاب ہوئی ہے۔ مولوی نوراللہ صاحب جو جامع مسجد ابراہیمی کے نائب خطیب و امام ہیں اُن کو بھی دو تین دفعہ کہا مگر کتاب کا وعدہ کرنے کے باوجود نہ دے سکے۔ ۲۴ مئی کو کتاب ملی۔ فوری طور پر مختصر سا جامع جواب لکھکر یکم جون کو شائع کر دیا ہے۔ فقیر علماء اہلحدیث کے نام کھلا خط کے ذریعہ ان کو دعوت دیتا ہے کہ ہمت ہے تو "وہابیّت اور مرزائیت" کا جواب عنوان وار لکھیں۔

وآخرُ دعوانا ان الحمدُ للہ ربّ العلمین ط

مصنف کی دیگر تصانیف

* الانوار المحمدیہ -/۳۶ روپے * گیارہویں شریف -/۲۷ روپے * الوہابیّت -/۳۰ روپے * سیرت غوث الثقلین -/۲۷ روپے * ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت -/۱۵ روپے * اہلسنت وجماعت کون ہیں؟ -/۲۷ روپے * نجد سے قادیاں براستہ دیوبند -/۳۰ روپے * عقائد وہابیہ -/۲۱ روپے * وہابیّت اور مرزائیت -/۶ روپے * فرقہ ناجیہ -/۶ ر